حصہ اول

دین خیر خواہی ہے !

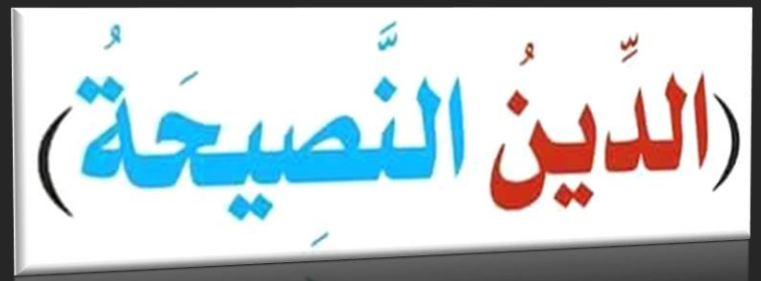

نبی کریم ﷺ کا فرمان

- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيكَ، قَالَ: وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا، قَالَ: فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي، كَانَ صَدِيقًا لَهُ بِالشَّامِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ".
- سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے سہیل سے کہا کہ عمرو نے ہمیں قعقاع کے واسطے سے آپ کے والد سے حدیث سنائی (سفیان نے کہا:) مجھے امید تھی کہ وہ (مجھے خود روایت سنا کر) ایک راوی کم کر دے گا (چنانچہ سہیل نے کہا) میں نے اسی سے یہ روایت سنی جس سے میرے والد نے سنی، وہ شام میں ان کا دوست تھا۔ (محمد بن عباد نے کہا) پھر سفیان نے ہمیں سہیل کے واسطے سے عطاء بن یزید کی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے پوچھا: کس کی (خیر خواہی؟) آپ نے فرمایا: اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے امیروں کی اور عام مسلمانوں کی (خیر خواہی۔) [صحیح مسلم/کتاب الایمان/حدیث: 196]

اردو کے لفظ۔ خیر خواہ کا معنی

- خیر خواہ: وہ شخص جو کسی دوسرے کی بھلائی، کامیابی اور بہتری دل سے چاہتا ہو اور اس کے لیے نیک تمنائیں رکھتا ہو۔
- Well-wisher
- ان کے دل آپ کے ساتھ ہیں، لیکن ان کی تلواریں آپ کے خلاف ہیں۔ شاعر فرزدق Farazdaq کا کوفہ والوں کے حالات پر تبصرہ
- مگرمچھ کے آنسو Crocodile Tears
- سوال: کیسے پہچانیں کہ کون حقیقی خیر خواہ ہے اور کون بس گفتار کا غازی ہے؟

اردو کے لفظ نصیحت کا معنیٰ

- مشورہ Advice مثلا: والدین کی **نصیحت** پر عمل کرنے والا انسان زندگی میں کبھی دھوکہ نہیں کھاتا
- سنجیدہ رہنمائی Counsel مثلا: جب انسان زندگی کے کسی دوراہے پر کھڑا ہو تو جذبات میں بہنے کے بجائے کسی تجربہ کار بزرگ کی نصیحت کو مشعلِ راہ بنانا چاہیے
- تنبیہ Admonition مثلا: استاد نے امتحان میں کم نمبر آنے پر طالب علم کو سخت نصیحت کی کہ آئندہ پڑھائی پر توجہ دے
- سبق Lesson مثلا: اپنی پچھلی غلطی اور نقصان سے **نصیحت** پکڑو تاکہ آئندہ ایسی کوتاہی دوبارہ نہ ہو

- خیر خواہی کے معنوں میں نصیحت: سچا دوست وہی ہے جو بغیر کسی ذاتی غرض کے آپ کو مخلصانہ نصیحت کرے

- نصیحت کا معاملہ زبانی
- ناصح۔ زبانی مشورہ، سنجیدہ رہنمائی، تنبیہ یا سبق دینے والا

ایک داعی کے لئے دل وزبان کی ہم نوائی کی اہمیت

- دل اگر حقیقی طور پر داعی کے ساتھ ہے !
  - کم از کم اس گھر سے پتھر نہیں آئے گا
  - اگر اچھا وقت آئے گا تو یہاں پر آنے والے نظام کی حمایت ہو گی، مخالفت نہیں
  - یہاں سے دعائیں مل سکتی ہیں۔
- سچی زبانی ہم نوائی کی اہمیت : ایک انسان کی آواز اور پہنچ محدود ہوتی ہے، لیکن جب مخلص ہمنوا اس آواز میں آواز ملاتے ہیں تو پیغام دور دور تک پھیلتا ہے۔
- مگر اخلاقی حمایت سے بھوکے کی بھوک اور پیاسے کی پیاس تو نہیں بجھ سکتی جب کہ حمایت کرنے والے کے پاس دینے کے لئے کھانا اور پانی دونوں موجود ہو۔

To be on the right side of history تاریخ کے درست رخ پر ہونا

- اس سے مراد کسی ایسے نظریے، تحریک یا فیصلے کی حمایت کرنا ہے:
  - جسے آنے والے وقت میں اخلاقی طور پر درست، ترقی کی طرف لے جانے والا اور انصاف پر مبنی تسلیم کیا جائے گا
  - چاہے آج کے دور میں وہ متنازع ہی کیوں نہ۔
- حمایت۔Support کیسے؟
  - ✓ وقت دے کر، وسائل کی قربانی دے کر
  - ✓ زبان سے
  - ✓ دل سے

ایک دیہاتی صحابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس بہت زیادہ نماز، روزے یا صدقے تو نہیں ہیں، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ بشارت دی کہ "تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو"۔

قرآن و حدیث میں لفظ نصیحت یا اس جیسے الفاظ کے استعمالات

دو خیر خواہوں کی داستان۔ پہلا غیر رسول خیر خواہ (رسول تو خیر خواہ ہیں ہی)



سورة يس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يس ﴿١﴾ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣﴾ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤﴾ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٧﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾

الجنة

فَبَشَّرْنَٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾
بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾

(اس سے) کہا گیا کہ جنت میں چلا جا، کہنے لگا کاش! میری قوم کو بھی علم ہو جاتا (26)
کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا (27)

اس واقعہ پر تبصرہ

- اس واقعہ میں لفظ نصیحت کا قرآن میں استعمال نہیں کیا۔
- لیکن شہید ہونے والے کی خیر خواہی تو واضح طور پر نظر آرہی ہے۔
- وہ تو جنت میں بھی چین سے نہیں۔

دو خیر خواہوں کی داستان۔ دوسرا غیر رسول خیر خواہ

وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾

اس کے بعد ایک آدمی شہر کے پرلے سِرے سے دَوڑتا ہوا آیا اور بولا "موسیٰؑ، سرداروں میں تیرے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں، یہاں سے نکل جا، میں تیرا خیر خواہ ہوں" (20)



اس واقعہ پر تبصرہ

- اس واقعہ میں لفظ نصیحت کا قرآن میں استعمال لفظ النَّاصِحِينَ کی موجودگی کے ذریعے۔
- فرد مسلمان ہے یا غیر مسلم۔اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خیر خواہی واضح طور پر نظر آرہی ہے۔
- اس نے درباری گفتگو کو رپورٹ کر کے اپنے لئے بھی بہت رسک لیا ہے۔
- وہ اتنا قابلِ اعتبار اور خیر خواہ ہے کہ اس کے مشورے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین فرار ہوتے ہیں۔
- دوسری طرف اپنی قوم کا فرد جس کی خیر خواہی میں قتل کیا، وہ الٹا دشمن ہے۔

دور شبانی کا آغاز (ایک نئے خیر خواہ سے ملاقات)



اگر (حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی شخصیت کو) کوئی **حضرت شعیبؑ جیسا سچا مربی، استاد یا پیرِ کامل** مل جائے، تو ایک معمولی چرواہے کا بکریاں چرانا **(شبانی)** بھی اسے اللہ سے کلام کرنے والے پیغمبر **(کلیم اللہ/کلیمی)** کے مرتبے تک پہنچا سکتا ہے۔ یعنی سچی رہبری انسان کو زمین سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیتی ہے۔

نوٹ: یہ بات کہی جاتی ہے کہ شعیب علیہ السلام کی حضرت موسیٰ کو صحبت ملی، لیکن اس بات کے حق میں دلائل نہیں۔

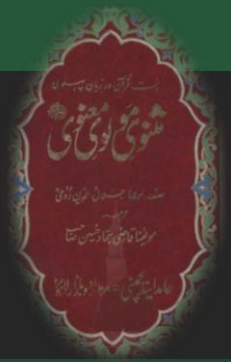

مثنوی مولوی معنوی۔ پیرِ روم کے نزدیک شبانی کی اہمیت

- حضرت موسیٰ علیہ السّلام بعثت سے قبل حضرت شعیب علیہ السّلام کی بکریاں چراتے تھے اور ایک دن آپ علیہ السّلام حسب معمول بکریاں چرا رہے تھے کہ ایک بکری ریوڑ سے جُدا ہو گئی۔آپ علیہ السّلام اس کی تلاش میں جنگل میں چلے گئے اور بکری کو تلاش کرتے کرتے آپ علیہ السّلام کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے جب وہ بکری تھک ہار کر رُک گئی تو آپ علیہ السّلام نے اسے پکڑا اور اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی جگہ کوئی دوسرا چرواہا ہوتا تو وہ یقیناً بکری کو مارنے لگتا کہ اس نے اسے زخمی کر دیا۔ مگر آپ علیہ السّلام اسے پیار کرتے جاتے اور فرماتے جاتے

اے بکری مجھ سے کیا غلطی ہو گئی کہ تُو مُجھ سے یوں بھاگی؟ اگر تُو مُجھ سے ناراض تھی تو پھر تُو خود کو کیوں پریشان کرتی ہے؟ تُو نے میری حالت پر رحم نہیں کِیا تو اپنی حالت پر تو رحم کرتی۔

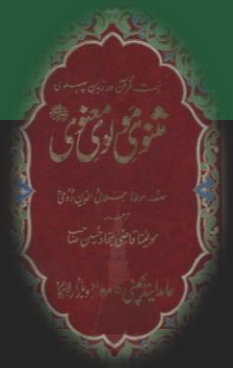

شبانی کے ذریعے ہونے والی تربیت

- اللّٰہ ربّ العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی اِس شفقت پر ملائکہ سے فرمایا نبوّت کے حقدار یہ لوگ ہیں اور قوم کا غم خوار وہ ہے جو تکلیف ملنے پر بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔
- حضور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا فرمان ہے قوم کا سردار ہی ہو سکتا ہے جس کی عادات نیک ہوں اور وہ خود کو قوم کا خادم تصوّر کرے۔

کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بچپن میں یا جوانی میں بکریاں نہ چرائی ہوں اور بکریاں چرانا انبیاء کرام علیہم السّلام کا امتحان ہے اور اس سے ان کے اندر صبر اور وقار جیسے اوصاف نمایاں ہوتے ہیں۔ منصبِ نبوّت کے لیے لازم ہے کہ صبر اور تحمّل کی عادات نبی میں پائی جائیں۔

سائیڈ نوٹ

- بائبل کی تفسیری روایات (مدراش) میں بات یوں بیان کی گئی ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرا رہے تھے
- ایک بکری بھاگ گئی اور اس کے تعاقب میں آپ وہاں پہنچ گئے جہاں خدا سے ہم کلام ہوئے۔
- قرآن اس بات کی نفی کرتا ہے۔

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

شبان یا راعی کی اصطلاح

- "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" (صحیح بخاری: 893)
- تم میں سے ہر ایک چرواہا/نگہبان ہے، اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔
- راعی۔اپنے ریوڑ کا محافظ۔اپنے ریوڑ سے مخلص۔اپنے ریوڑ سے محبت کرنے والا
- ہمارا رویہ: یہ جاہل قوم یا اس قوم پر تو عذاب آنا چاہیے یا ان سے تو دور رہنا چاہیے۔

(کچھ اور انبیاء) حضرت داود علیہ السلام کے الفاظ

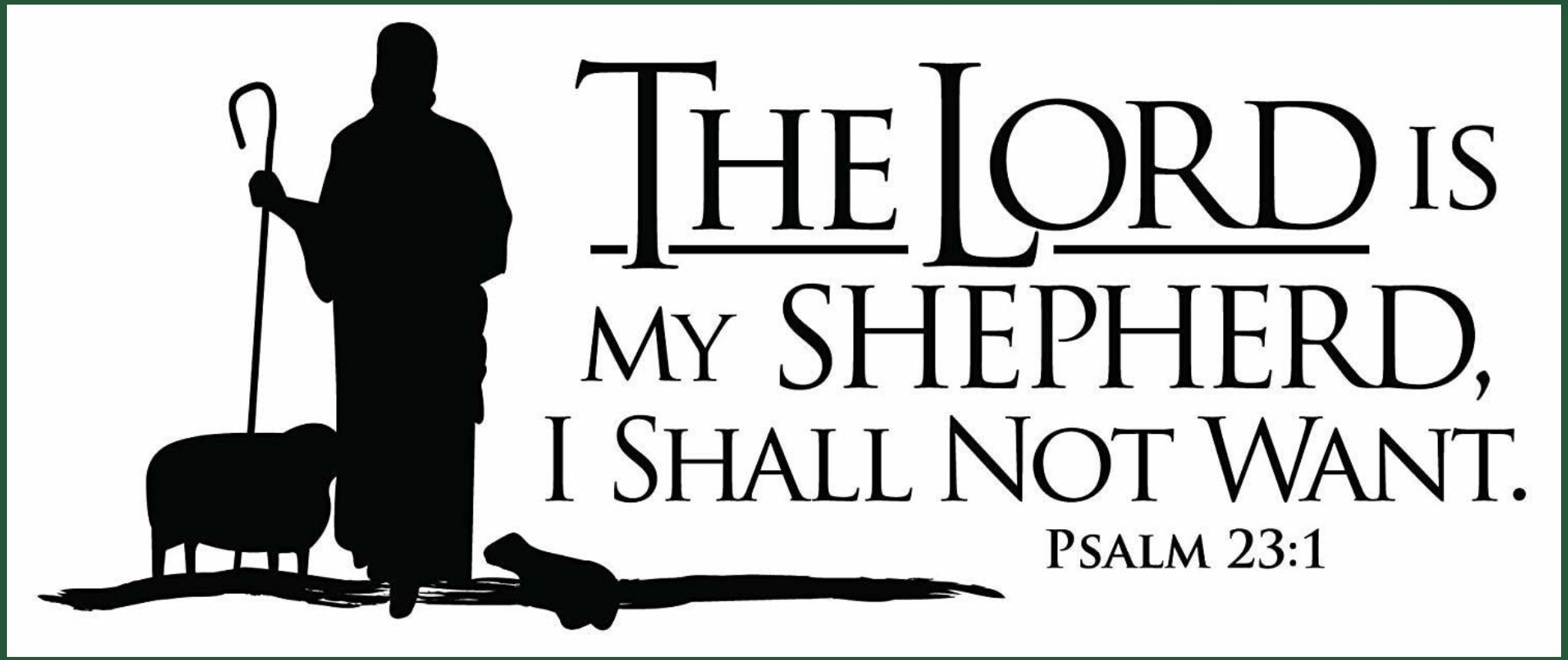

تین دفعہ ارشاد

- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ, حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ , قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لِلَّهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ، أَوْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ".
- تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً دین خیر خواہی کا نام ہے، یقیناً دین خیر خواہی کا نام ہے، یقیناً، دین خیر خواہی کا نام ہے" لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کن کے لیے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مومنوں کے حاکموں کے لیے اور ان کے عام لوگوں کے لیے یا کہا مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور ان کے عام لوگوں کے لیے ا"۔ [سنن ابی داود/کتاب الأدب /حدیث: 4944]

بھیڑ کے روپ میں بھیڑیا



- انجیل کی کتاب متی میں دی گئی تمثیل

چون شبان خفتہ بود و گرگ بیدار

وائے بر حالِ رمہ اندر چنین کار

- (مثنوی معنوی، مولانا رومی)
- "جب چرواہا سویا ہوا ہو اور بھیڑیا جاگ رہا ہو، تو ایسی صورت میں گلّے (ریوڑ) کے حال پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔"
- شبان (چرواہا) کا کام گلے Gal-lah کو بھیڑیوں سے بچانا ہے، نہ کہ بھیڑیوں کے ساتھ بیٹھ کر گلے کا سودا کرنا۔

سب سے بڑا بھیڑیا۔۔۔۔۔شیطان۔بدترین خیر خواہ

- وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٢﴾

- اور اے آدمؑ، تو اور تیری بیوی، دونوں اس جنت میں رہو، جہاں جس چیز کو تمہارا جی چاہے کھاؤ، مگر اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے" (19) پھر شیطان نے اُن کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے اس نے ان سے کہا، "تمہارے رب نے تمہیں جو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اِس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ، یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے (20) اور اس نے قسم کھا کر ان سے کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں (21) اس طرح دھوکا دے کر وہ ان دونوں کو رفتہ رفتہ اپنے ڈھب پر لے آیا آخر کار جب انہوں نے اس درخت کا مزا چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور اپنے جسموں کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے تب ان کے رب نے انہیں پکارا، "کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟" (22)

انسان کی دو بڑی کمزوریاں

- شیطان نے براہِ راست اللہ کی نافرمانی کی دعوت نہیں دی، بلکہ جھوٹی خیر خواہی کا بھیس بدل کر ان نفسیاتی حربوں کا استعمال کیا:
- حکم کی غلط توجیہہ Misinterpretation: شیطان نے یہ تاثر دیا کہ اللہ نے تمہیں اس درخت سے اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ جنت میں رہنے والے نہ بن جاؤ (سورۃ الاعراف: 20)۔
- یعنی اس نے پابندی کو ایک عظیم فائدے کی رکاوٹ بنا کر پیش کیا۔
- جھوٹی قسمیں کھا کر خیر خواہ بننا: جب انسان کے دل میں کسی بات پر شک ہوتا ہے، تو وہ قسم پر یقین کر لیتا ہے۔ شیطان نے اللہ کی قسمیں کھا کر خود کو ان کا سب سے بڑا ہمدرد اور خیر خواہ ظاہر کیا
- شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار "**جھوٹی خیر خواہی کے بھیس میں انسان کی فطری کمزوریوں (لالچ اور خوفِ زوال) کو ابھارنا**" ہے۔ آج بھی وہ انسان کو اسی طرح دھوکہ دیتا ہے کہ حرام یا ممنوعہ راستے کو "ترقی، ہمیشگی اور طاقت" کا ذریعہ بنا کر دکھاتا ہے، جبکہ حقیقت میں وہی راستہ انسان کو اس کی اصل نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔

ٹھگ۔ خیر خواہی کے بھیس میں Trojan horse

- ٹھگ Thugs تاریخی طور پر برصغیر (ہندوستان) میں سرگرم پیشہ ور لٹیروں اور قاتلوں کا ایک انتہائی منظّم اور خفیہ گروہ تھے، جو خیر خواہ اور ہمدرد مسافر کا بھیس بدل کر قافلوں کو لوٹتے اور قتل کرتے تھے۔
- عام ڈاکوؤں کے برعکس ٹھگ تلواروں یا بندوقوں سے کھلم کھلا حملہ نہیں کرتے تھے۔ وہ شائستہ مسافروں، تاجروں یا زائرین کا روپ دھار کر تنہا مسافروں یا چھوٹے قافلوں کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے۔
- وہ راستے میں مسافروں کی خدمت کرتے، ان کے دکھ درد بانٹتے، کھانا کھلاتے اور خود کو ان کا سب سے بڑا خیر خواہ اور محافظ ثابت کرتے تھے، حتیٰ کہ مسافر ان پر اندھا اعتماد کرنے لگتے۔
- ٹھگ سفر کے دوران پہلے سے طے شدہ کسی سنسان جگہ کا انتخاب کرتے تھے جسے وہ "بھیل" Bhel کہتے تھے۔ وہاں کچھ ٹھگ پہلے ہی پہنچ کر خفیہ طور پر قبریں کھود رکھتے تھے۔
- جب قافلہ آرام کے لیے بیٹھتا یا کھانا کھانے لگتا تو گروہ کا سردار ایک خاص خفیہ جملہ بولتا جسے "جھرنی" Jhirni کہا جاتا تھا
- اشارہ ملتے ہی ہر مسافر کے پیچھے کھڑا ٹھگ (بھٹوٹ) بجلی کی سی تیزی سے رومال گلے میں ڈالتا، ایک جھٹکے سے کلائی گھما کر گرہ تنگ کرتا، اور شکار کو زمین پر گرا دیتا۔ دوسرے ساتھی فوراً شکار کے پاؤں پکڑ لیتے تاکہ وہ مزاحمت نہ کر سکے۔
- رومال سے قتل برصغیر کے ان تاریخی ٹھگوں کا سب سے خطرناک، خاموش اور مہلک ہتھیار اور طریقہ کار تھا، جسے وہ اپنی خفیہ زبان میں "بھٹوٹ" Bhuttote کا فن کہتے تھے۔

لیلیٰ کے خیر خواہ

- دودھ پینے والے مجنوں: اردو میں "دودھ پی کر مجنوں بننا" اس شخص کے لیے بولا جاتا ہے جو بغیر کوئی تکلیف اٹھائے یا قربانی دیے محض زبانی دعوؤں سے خود کو بہت بڑا عاشق، ہمدرد یا فدائی ثابت کرنے کی کوشش کرے۔
- جب کسی نام نہاد ہمدرد کو **"دودھ پینے والا مجنوں"** کہا جاتا ہے، تو اس سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو:
- **آسائش پسند ہمدرد :Armchair Sympathizer** خود مکمل آرام، حفاظت اور آسائش میں رہتا ہے، مگر دوسروں کو بڑی بڑی قربانیوں اور جدوجہد کے مشورے دیتا ہے۔
- **زبانی جمع خرچ:** عملی طور پر ایک تنکا بھی نہیں توڑتا، نہ اپنا کوئی نقصان برداشت کرتا ہے، لیکن باتوں سے خود کو سب سے بڑا **خیر خواہ اور فدائی** ظاہر کرتا ہے۔
- **بے عمل دعویدار:** جس کی خیر خواہی صرف سوشل میڈیا پوسٹوں، ڈرائنگ روم کی گفتگو یا کھوکھلے نعروں تک محدود ہو، اور جہاں ذرا سی آنچ یا قربانی کا وقت آئے، وہ فوراً کنارہ کش ہو جائے۔

اگر وسائل نہ ہوں مگر خیر خواہی ہو!

- لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩١﴾ التوبہ
- ضعیف اور بیمار لوگ اور وہ لوگ جو شرکت جہاد کے لیے راہ نہیں پاتے، اگر پیچھے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں جبکہ وہ خلوص دل کے ساتھ اللہ اور اس کے رسولؐ کے وفادار ہوں ایسے محسنین پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور اللہ در گزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے (91)
- وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ ﴿٩٢﴾
- اسی طرح اُن لوگوں پر بھی کوئی اعتراض کا موقع نہیں ہے جنہوں نے خود آ کر تم سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لیے سواریاں بہم پہنچائی جائیں، اور جب تم نے کہا کہ میں تمہارے لیے سواریوں کا انتظام نہیں کر سکتا تو وہ مجبوراً واپس گئے اور حال یہ تھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور انہیں اس بات کا بڑا رنج تھا کہ وہ اپنے خرچ پر شریک جہاد ہونے کی مقدرت نہیں رکھتے (92)

خیر خواہی سے بے زاری۔ ساڑھے نو سال کی خیر خواہی۔ پھر بد دعا

- قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٣٤﴾

- آخر کار ان لوگوں نے کہا کہ "اے نوحؑ، تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت کر لیا اب تو بس وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو اگر سچے ہو" (32) نوحؑ نے جواب دیا "وہ تو اللہ ہی لائے گا، اگر چاہے گا، اور تم اتنا بل بوتا نہیں رکھتے کہ اسے روک دو (33) اب اگر میں تمہاری کچھ خیر خواہی کرنا بھی چاہوں تو میری خیر خواہی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی جبکہ اللہ ہی نے تمہیں بھٹکا دینے کا ارادہ کر لیا ہو، وہی تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے" (34) سورۃ ھود : 34

کون سی نصیحت قابلِ قبول ہوتی ہے!



- نصیحت کا روکنے والا پہلو لوگوں کے لئے نا قابل قبول
- نصیحت : فلاں ڈاکٹر اچھا ہے، فلاں جگہ انویسمنٹ کے لئے اچھی ہے۔اس پر کوئی اعتراض نہیں۔
- نصیحت : غلط کام سے رکنے کی۔ اس پر اعتراض

ابوالکلام آزاد اور مولانا مودودی میں فرق۔ بحوالہ حافظ ادریس صاحب

- مولانا ابوالکلام آزاد کے حوالے سے مولانا مودودی سے سوال
- وہ بھی دین حق کے غلبہ کے لئے اٹھے تھے
- پھر وہ مایوس ہوگئے اور کانگریس کو سدھار گئے۔
- مولانا کا جواب
- میرے اور مولانا ابوالکلام کے درمیان فرق
- میری حیثیت ڈاکٹر کی نہیں، تیماردار کی

خیر خواہی کی ایک اور مثالیں: مولانا شمس پیرزادہ کی کیفیت

- مولانا شمس پیرزادہ۔ جیل میں 1965
- وارڈن کی آمد پر کھڑے نہیں ہوئے تو قید تنہائی میں
- برابر کی دیوار سے آوازیں تو پھر دیوار کے پیچھے سے باہمی تبادلہ خیال
- دوسری طرف پھانسی کی سزا پانے والا
- پھانسی سے پہلے اس کو اسلام کی طرف دعوت دے ڈالی اور اس نے اسلام بھی قبول کر لیا۔

خیر خواہ کی محبت ہی اس کو بے چین رکھتی ہے۔

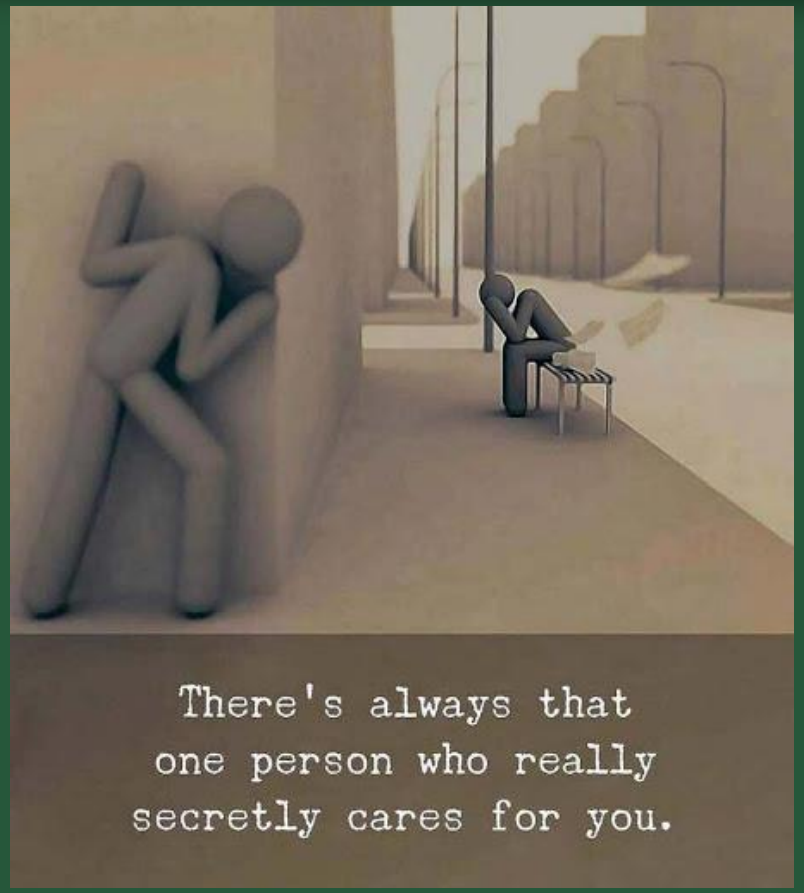

اختتامیہ

- آج کی نشست میں لفظ نصیحت اور اس کے قرآنی استعمال پر گفتگو
- لوگوں کو دین تک لانے کے تناظر میں زیادہ تر گفتگو۔
- شرکاء درس کی اپنی کیفیت: ہمارا اپنی قوم، اپنے آس پاس کے لوگوں کی خیر خواہی کے حوالے سے کیا لیول ہے؟
- اگلے حصے میں متفرق موضوعات:
- مسلم معاشرے میں خیر خواہی کس طرح؟
- دین کس طرح خیر خواہی ہے؟
- دین کن کے لئے خیر خواہی ہے؟
- خیر خواہ کی پہچان کیا ہے؟